جلد ۳۴ | ۵ ماہ امان ھ ۱۳۲۵ش | ۳۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۵ھ | ۵ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ امان۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور سے بذریعہ ڈاک حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق آج یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آپ کی طبیعت تدریجاً اچھی ہو رہی ہے۔ بے خوابی کی شکایت چلی جاتی ہے۔ البتہ کچھ حصہ رات نیند آجاتی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔

خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کو ابھی تک کینسر سے افاقہ نہیں ہوا۔ بلکہ تکلیف اور کمزوری روز بروز بڑھ رہی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پنڈت لیکھرام صاحب کی موت کی پیشگوئی کے متعلق پوری واقفیت حاصل کریں

"واضح ہو کہ لیکھرام کی موت کے بارے میں پیشگوئی حق الیقین تک پہنچ گئی ہے۔ اور جو شخص اس پیشگوئی کے متعلق پوری واقفیت حاصل کرنا چاہے۔ اسے چاہیئے کہ اول میری کتاب آئینہ کمالات اسلام والا اشتہار پڑھے۔ اور پھر میری کتاب برکات الدعا کی وہ عبارت غور سے پڑھے۔ جس میں مَیں نے سید احمد خان کی طرف لکھا تھا۔ کہ آپ یاد رکھیں کہ مَیں نے لیکھرام کی موت کے لئے دعا کی تھی۔ پس تم یقیناً یاد رکھو کہ وہ میعاد کے اندر مر جائیگا۔ پھر طالب حق کو چاہیئے کہ اسکے بعد وہ کتاب آئینہ کمالات اسلام کے اشتہار میں میرا وہ نوٹ پڑھے جسمیں مَیں نے آریوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔ کہ لیکھرام کی موت کی نسبت میری دعا قبول ہو چکی ہے۔ اب اگر تمہارا مذہب سچا ہے۔ تو اپنے پرمیشر سے پرارتھنا اور دعا کرو۔ کہ وہ اس قطعی موت سے بچ جائے۔ اور ایسا ہی طالب حق کو چاہیئے۔ کہ برکات الدعا کے آخر میں میرے اس کشف کو پڑھے۔ جسمیں مَیں نے لکھا ہے۔ کہ ایک فرشتہ میں نے دیکھا جسکی آنکھوں سے خون ٹپکتا تھا۔ اور اسنے آکر مجھے کہا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا بھی نام لیا۔ کہ وہ کہاں ہے۔ اور پھر چاہیئے کہ طالب حق کرامات الصادقین میں وہ شعر پڑھے جسمیں لکھا ہے کہ لیکھرام عید کے دن کے قریب ہلاک ہوگا۔ اور پھر چاہیئے کہ طالب حق آئینہ کمالات اسلام کا الہام پڑھے جسمیں لیکھرام کی نسبت لکھا ہے عجل جسد لہ خوار۔ لہ نصب وعذاب یعنی لہ مثلہ نصب و عذاب۔ ترجمہ یہ گوسالہ بے جان ہے جسمیں روحانیت کی جان نہیں صرف آوازہی آواز ہے۔ پس وہ سامری کے گوسالہ کیطرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا۔ یاد رہے کہ عبارت لہ نصب و عذاب کی تصریح موافق تفہیم الٰہی یہ ہے کہ لہ مثلہ نصب و عذاب

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر ۔ غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۵ ماہ امان ۱۳۲۵ھش

پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

(از ایڈیٹر)

ادیان عالم کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جن عظیم الشان نشانات کا اظہار فرمایا ان میں سے ایک بہت بڑا نشان ویدک دھرم کے نمائندہ پنڈت لیکھرام کا حادثہ بھی ہے۔ پنڈت صاحب مذکور ایک طرف اسلام کے بدگو دشمن اور پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدزبان عنید تھے۔ تو دوسری طرف کھلم کھلا خدا تعالےٰ پر افترا کرتے اور جھوٹے بیانات گھڑ کر اور خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کر کے اسلام کے مقابلہ میں پیش کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بدزبانی سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن جب وہ باز نہ آئے اور روز بروز فتنہ و فساد میں بڑھتے ہی گئے۔ تو آپ نے ان کو میدان مقابلہ میں بلایا۔ پنڈت صاحب کے سر پر بھی موت منڈلا رہی تھی۔ جھٹ تیار ہو گئے۔ اور اس بات کو منظور کر لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی موت کے متعلق خدا تعالےٰ سے خبر پاکر پیشگوئی شائع کر دیں۔ اس پر آپ نے اعلان فرما دیا۔ کہ

"خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

غور فرمایئے کتنی بڑی اور کیسی واضح تحدی ہے۔ جس میں نہ صرف آریوں کو بلکہ تمام مذاہب کے لوگوں کو بلکہ مسلمانوں کو بھی مخاطب کیا گیا۔ اور اس پیشگوئی کو اپنی صداقت کے پرکھنے کی کسوٹی اور اپنے آپ کے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے کا معیار ٹھہرایا گیا۔ آخر یہ پیشگوئی میعاد کے اندر اپنی تمام قبل از وقت بیان کردہ علامات کے ساتھ پوری ہو گئی۔ اور اس صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔ کہ خود آریوں کو بھی اس کے پورے ہو جانے کا اعتراف کرنے کے بغیر چارہ نہ رہا۔ اور وہ اس طرح کہ پنڈت لیکھرام صاحب کے واقعہ قتل کے وقوع میں آجانے کے بعد آریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگایا۔ کہ آپ نے اپنی پیشگوئی پوری کرنے کے لئے سازش سے پنڈت جی کو قتل کرا دیا ہے۔ اس الزام کا وہ آج تک کوئی ثبوت نہیں پیش کر سکے۔ اور نہ قیامت تک کر سکینگے۔ مگر اس طرح انہوں نے یہ ضرور ثابت کر دیا۔ کہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ورنہ انہیں سازش کا بے بنیاد اور جھوٹا الزام لگانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ وہ بڑی آسانی کے ساتھ کہہ سکتے تھے۔ کہ واقعات نے یہ پیشگوئی غلط ثابت کر دی ہے۔ لیکن اس کی بجائے انہوں نے سازش کا بے بنیاد الزام لگایا تو اسی لئے لگایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں جو کچھ کہا تھا۔ وہ پورا ہو گیا۔

آریوں نے یہ جھوٹا الزام لگایا تو اس لئے تھا۔ کہ لوگوں کی توجہ پیشگوئی کے پورے ہونے سے ہٹا کر اس طرف لگا دیں۔ کہ اس حادثہ میں خدا تعالےٰ کی قدرت اور جبروت کا کوئی دخل نہیں۔ یہ انسانی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسا مسکت اعلان شائع کیا۔ کہ اس سے ایک طرف تو اس نشان کی شان اور بھی دوبالا ہو گئی۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ اس میں خدا تعالےٰ کا ہی منشا کارفرما تھا۔ اور دوسری طرف آریہ بالکل لاجواب ہو گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا:۔

"اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دُور نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے۔ تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں۔ کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھائے جس کے الفاظ یہ ہوں۔ کہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ یہ شخص سازشِ قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے پس اگر یہ صحیح نہیں ہے۔ تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا۔ تو میں مجرم ہوں۔ اور اس سزا کے لائق کہ جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے۔ جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریقہ کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے۔ شاید اس طریق سے ہمارے مخالف مولویوں کو بھی فائدہ پہنچے۔ میں نے سچے دل سے یہ لکھا ہے۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ ایسی آزمائش کرنے والا خود قادیان میں آئے۔ اس کا کرایہ میرے ذمہ ہو گا۔ جانبین کی تحریرات چھپ جائینگی اگر خدا نے اس کو ایسے عذاب سے ہلاک نہ کیا۔ جس میں انسان کے ہاتھوں کی آمیزش نہ ہو۔ تو میں کاذب ٹھہرونگا۔ اور تمام دنیا گواہ ہے۔ کہ اس صورت میں اُسی سزا کے لائق ٹھہرونگا۔ جو مجرمِ قتل کو دینی چاہئے ہیں اس جگہ سے دوسرے مقام پر نہیں جا سکتا۔ مقابلہ کرنے والے کو آپ آنا چاہئے۔ مگر مقابلہ کرنے والا ایسا ایک شخص ہو۔ جو دل کا بہت بہادر اور جوان اور مضبوط ہو۔ اب بعد اس کے سخت بے حیائی ہو گی کہ کوئی میرے پر ایسے ناپاک شبہات کرے۔ میں نے طریق فیصلہ آگے رکھ دیا ہے۔ اگر میں اس کے بعد روگردان ہو جاؤں تو مجھ پر خدا کی لعنت اور اگر کوئی اعتراض کرنے والا بہتانوں سے باز نہ آئے اور اس طریق فیصلہ سے طالبِ تحقیق نہ ہو۔ تو اُس پر لعنت"۔

یہ ایک ایسا طریق فیصلہ تھا۔ کہ اگر آریہ صاحبان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پنڈت لیکھرام کے قتل کی سازش کا الزام لگانے میں ذرا بھی صداقت پر ہوتے۔ اور انہیں اپنی بات پر کچھ بھی یقین ہوتا تو ضرور اسے منظور کر لیتے۔ اور اس طرح کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ لیکن آریوں میں سے دو تین کے سوا کسی نے اسے منظور نہ کیا۔ اور جنہوں نے منظور کیا انہوں نے بھی آنوں بہانوں سے ٹال دیا۔ کیا اب کوئی ہے۔ جو اس کے لئے تیار ہو۔

ایک اور احمدی مجاہد امریکہ۔ کلکتہ سے روانہ ہو گئے

کلکتہ ۲ مارچ ۱۹۴۶ء صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے بذریعہ تار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اطلاع دی ہے۔ کہ

آج مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ یہاں سے بذریعہ جہاز روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے قبل انہوں نے حضور سے کامیابی کے لئے مودبانہ درخواست کی۔

احباب جماعت مجاہد موصوف کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور تبلیغ اسلام میں کامیاب ہونے کے متعلق دعا کرتے رہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام کا انجام

ویدک دھرم کے مقابلہ میں غلبہ اسلام کے جلالی اور جمالی نشانات

پنڈت لیکھرام نے کس طرح فیصلہ چاہا تھا

۱۷ فروری کے "آریہ گزٹ" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی زحمت اٹھائی گئی ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام کی موت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مباہلہ کرنے کے نتیجہ میں واقع نہیں ہوئی چنانچہ لکھا ہے۔

"کون ہے جو کہہ سکتا ہے۔ کہ پنڈت جی کی موت مرزا کے مباہلہ کے مطابق ہوئی۔ کیونکہ لیکھرام کی تحریر سے صاف ثابت ہے۔ کہ مباہلہ کا مقصد فریق مخالف کی موت سے نہیں۔ قتل سے نہیں۔ خنجر چاقو چھرا سے نہیں۔ بلکہ پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ اسے پرمیشر ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر۔ اور جو تیرا ست دھرم ہے اسکو نہ تلوار سے بلکہ پیار سے معقولیت سے اور دلائل کے اظہار سے جاری کر۔"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۸۵)

پھر مضمون کے آخر میں یہ لکھ کر تو صحافتی دیانتداری کا خوب مونہہ چڑایا ہے۔ کہ

"پنڈت جی کی موت خود ان کی اپنی پیشگوئی کے مطابق ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے پہلے صاف لکھ دیا تھا۔ کہ کیا یہ صاف طور پر ہمارے قتل کے منصوبے نہیں ہیں؟" (آریہ گزٹ ۱۰ جولائی ۱۸۹۳ء)

گویا ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء کو جب پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب "تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ بڑ شائع کی تھی۔ کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ آپ کو "تین سال میں سزا دی جائے گی" اور "خدا کہتا ہے کہ میں جلد منصوبی کو فی النار کرونگا اور قبر سے نکالکر جہنم میں ڈالونگا"۔

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۶)

تو دراصل پنڈت جی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہیں کہہ رہے تھے۔ بلکہ خود قتل ہو کر "فی النار" ہونے کی خبر دے رہے تھے۔ فی الواقعہ یہ بات ہے بھی درست کیونکہ پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کا موجب دراصل یہ افترا علی اللہ اور شوخی ہی تھی۔ کہ بجائے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈرنے اور عاجزی اور فروتنی اختیار کرنے کے اس نے خدا اور خدا کے مامور کے ساتھ گستاخی کا پہلو اختیار کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس کی یہ شوخی اور گستاخی اسے لے ڈوبی۔

عجیب بات ہے کہ آج آریہ مضمون نویس پنڈت لیکھرام کی اس بے اطمینانی اور پریشانی کو جس کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا۔ "کیا یہ صاف طور پر ہمارے قتل کے منصوبے نہیں"۔ پنڈت لیکھرام کی "پیشگوئی" قرار دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں "ڈر" اور خطرہ محسوس کرنا ان کی "پیشگوئی" تھا۔ حالانکہ پنڈت جی ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء کو اپنی کتاب تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم" میں اس کے بالکل برعکس مقابلہ پر آمادگی ظاہر کر چکے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے

"آپ کی علت غائی یہ ہے۔ کہ لوگ ڈر کر آپ کی طرف رجوع لائیں۔ اور بعض چوچلے اور تحریریں بھیجدیں۔ آپ سے کون ڈرتا ہے۔ بے شک جی کھول کر درج کیجئے۔ ادھر ہمارا شعلہ طور بھی تیار ہوتا ہے۔ ہم بھی اپنا الہام سنائینگے۔ اور غیب کی باتیں بتائینگے"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۵)

پنڈت جی کی یہ تحریر بالکل واضح ہے۔ کہ اس وقت تک انہیں اپنی موت کا کوئی ڈر نہیں تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی سے وہ کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے تھے۔ مگر آج یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ پنڈت جی اپنے قتل کا خطرہ محسوس کرتے تھے۔ اور یہ خطرہ محسوس کرنا ہی اپنی موت کے متعلق ان کی "پیشگوئی" تھی۔ اور ان کی موت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور حضور علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کرنے کے نتیجہ میں واقعہ نہیں ہوئی بلکہ اپنی اسی "پیشگوئی" کے ماتحت تھی۔ اب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو پنڈت جی کا ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں یہ لکھنا کہ "آپ سے کون ڈرتا ہے" محض دکھاوا تھا۔ اور در پردہ پنڈت جی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی سے لرزاں و ترساں تھے۔ یا اگر ایسا نہیں تھا۔ یعنی پنڈت جی اس پیشگوئی سے کوئی خوف اور ڈر محسوس نہیں کرتے تھے۔ تو پھر آج اس "خوف محسوس کرنے" کو پنڈت جی کی "پیشگوئی" قرار دینا بے ہودگی ہے۔

پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی

باقی رہا مضمون نویس کا یہ کہنا کہ مباہلہ کا مقصد فریق مخالف کی موت سے نہیں۔ قتل سے نہیں خنجر چاقو چھرا سے نہیں ہے۔ بلکہ پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ اے پرمیشر ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر۔ اور جو تیرا ست دھرم ہے۔ اسکو نہ تلوار سے بلکہ پیار سے معقولیت سے اور دلائل کے اظہار سے جاری کر۔" تو یہ محض اصل واقعہ اور حقیقت سے ناواقف ہونے کا نتیجہ ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمد

اور الہام "عجل جسد له خوار۔ له نصب وعذاب۔ اور الہام یقضی امره فی ست میں صاف پیشگوئی تھی۔ کہ لیکھرام گوسالہ سامری ہے۔ جسے اس کی بدزبانیوں اور گستاخیوں کی وجہ سے چیرا پھاڑا جائے گا۔ اور آگ میں ڈالا جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں فرماتے ہیں۔

"خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے"۔

نیز فرمایا:-

وعدنی ربی واستجاب دعائی فی رجل مفسد عدو اللہ ورسوله المسمی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انه من الھالکین انه کان یسب نبی اللہ ویتکلم فی شانه بکلمات خبیثة فدعوت علیه فبشرنی ربی بموته فی ست سنة (کرامات الصادقین آخری ٹائیٹل پیج) یعنی میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ یہ شخص (لیکھرام) اپنی بدزبانیوں کی وجہ سے ہلاک کیا جائیگا۔ اور چھ سال کے اندر اس کا کام تمام ہو جائے گا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور پیشگوئی میں لیکھرام کے متعلق "ہلاکت" "موت" اور "ہیبتناک عذاب" میں مبتلا کیا جائے گا کے الفاظ صاف ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ فریقین میں مباہلہ کے نتیجہ میں لیکھرام کے لئے موت اور ہیبتناک قتل کی سزا مقرر تھی۔

فریقین نے مباہلہ کا نتیجہ موت قرار دیا

پنڈت لیکھرام نے اپنا جو بناوٹی الہام شائع کیا۔ اس میں بھی اس نے اپنے مدمقابل کے متعلق "تین سال تک سزا" ملنے "فی النار ہونے" اور "قبر سے نکال کر جہنم" میں ڈالے جانے کی پیشگوئی کی تھی۔

پس اس میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پنڈت لیکھرام کے درمیان جو مباہلہ ہوا۔ اس کا نتیجہ فریقین نے ایک دوسرے کی موت ہی بیان کیا تھا۔ اور اسی کے مطابق پنڈت لیکھرام ان بدزبانیوں اور گستاخیوں کی سزا میں جو اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کیں۔ ہیبتناک اور عبرتناک طور پر قتل ہوا۔

پنڈت لیکھرام کا اقرار

خود پنڈت جی کا اقرار بھی موجود ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی نسبت موت کی پیشگوئی شائع کی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اس (خدا) نے جبرئیل بھیج قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا"۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۳۲)

پھر مولوی محمد حسین بٹالوی سلسلہ کے اشد ترین معاند نے بھی شہادت دی اور لکھا کہ "اس قدر مسلم ہے۔ کہ چھ سال معیاد قتل لیکھرام کے لئے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں ضرور مقرر کی گئی تھی"۔ (اشاعۃ السنۃ ۲ جلد ۱۸)

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام کے متعلق چھ سال کے اندر ہلاک ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ خود پنڈت لیکھرام اور جماعت احمدیہ کے دوسرے غیر احمدی مخالفین بھی اس سے یہی مراد لیتے تھے۔ لیکن آج کل آریہ صاحبان اس حقیقت سے انکار کر رہے ہیں۔

سخت بدزبانی

۱۷ فروری کے آریہ گزٹ میں جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مباہلہ کا مقصد فریق مخالف کی موت یا قتل نہیں تھا۔ مضمون نویس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سرمہ چشم آریہ" سے کاٹ چھانٹ کر ایک حوالہ پیش کیا ہے۔ اور اگر سمجھا جائے کہ حقیقت کو سمجھتے ہوئے مضمون نویس نے یہ حوالہ درج کیا ہے۔ تو پھر اس نے دوسروں کو دھوکہ دینے کے لئے سخت بددیانتی کی ہے۔ مضمون نویس نے حقیقت کو چھپانے کے لئے وہ حوالہ مکمل طور پر درج نہیں کیا۔ بلکہ اس میں کتربیونت کر کے اس کے مفہوم کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے پورا حوالہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

"آخر الحیل مباہلہ ہے۔ جس کی طرف ہم پہلے اشارت کر آئے ہیں۔ مباہلہ کے لئے وید خوان ہونا ضروری نہیں۔ ہاں باتمیز اور ایک باعزت اور نامور آریہ ضرور چاہئے۔ جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑ سکے سو سب سے پہلے لالہ مرلیدھر صاحب اور پھر لالہ جیون داس صاحب سیکرٹری آریہ سماج لاہور اور پھر منشی اندرمن صاحب مراد آبادی اور پھر کوئی اور دوسرے صاحب آریوں میں سے جو معزز اور ذی علم تسلیم کئے گئے ہوں۔ مخاطب کئے جاتے ہیں کہ اگر وہ ویدکی ان تعلیموں کو جن کو کسی قدر ہم اس رسالہ میں تحریر کر چکے ہیں۔ فی الحقیقت صحیح اور سچے سمجھتے ہیں۔ اور ان کے مقابل جو قرآن شریف کے اصول و تعلیمیں اسی رسالہ میں بیان کی گئی ہیں۔ ان کو باطل اور دروغ خیال کرتے ہیں۔ تو اس بارہ میں ہم سے مباہلہ کر لیں اور کوئی مقام مباہلہ کا برضامندی فریقین قرار پا کر ہم دونوں فریق تاریخ مقرر پر اس جگہ حاضر ہو جائیں اور ہر یک فریق مجمع عام میں اٹھ کر اس مضمون مباہلہ کی نسبت جو اس رسالہ کے خاتمہ میں بطور نمونہ اقرار فریقین قلم جلی سے لکھا گیا ہے۔ تین مرتبہ قسم کھا کر تصدیق کریں کہ ہم فی الحقیقت اس کو سچ سمجھتے ہیں۔ اور اگر ہمارا بیان راستی پر نہیں تو ہم پر اسی دنیا میں وبال اور عذاب نازل ہو۔ غرض جو جو عبارتیں ہر دو کاغذ مباہلہ میں مندرج ہیں۔ جو جانبین کے اعتقاد ہیں بحالت دروغ گوئی عذاب مترتب ہونے کی شرط پر ان کی تصدیق کرنی چاہئے اور پھر فیصلہ آسمانی کے انتظار کیلئے ایک برس کی مہلت ہو گی۔ پھر اگر برس گذرنے کے بعد مؤلف رسالہ ہذا پر کوئی عذاب اور وبال نازل ہوا یا حریف مقابل پر نازل نہ ہوا تو ان دونوں صورتوں میں یہ عاجز قابل تاوان پانسو روپیہ ٹھہرے گا۔ جس کو برضامندی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ بآسانی وہ روپیہ مخالف کو مل سکے داخل کر دیا جائے گا۔ اور درحالت غلبہ خود بخود اس روپیہ کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہو گا۔ اور اگر ہم غالب آئے تو کچھ بھی شرط نہیں کرتے کیونکہ شرط کے عوض میں وہی دعا کے آثار کا ظاہر ہونا کافی ہے"۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۹۴و۱۹۵ شائع کردہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور)

یہ وہ حوالہ ہے۔ جس سے مضمون نویس نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ لیکھرام کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو مباہلہ ہوا اس کا مقصد فریق مخالف کی موت یا قتل نہیں تھا۔ کیونکہ اگر مباہلہ کا مقصد جھوٹے فریق کی موت ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جھوٹے ثابت ہونے کی صورت میں پانچسو روپیہ کا جو تاوان مقرر کیا ہے آپ کے فوت ہو جانے کی صورت میں وہ کس طرح ادا ہو سکتا تھا۔" کیا مردہ تاوان ادا کر سکتا تھا۔" حالانکہ اس سارے حوالہ میں پنڈت لیکھرام کا کہیں نام تک نہیں۔ بلکہ یہ وہ دعوت مباہلہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام سے مباہلہ کرنے سے کئی سال پیشتر لالہ مرلیدھر۔ لالہ جیونداس منشی اندرمن مراد آبادی اور دوسرے آریوں کو دی۔ پھر اس مباہلہ کے نتیجہ میں عذاب نازل ہونے کی بنیاد حضور علیہ السلام نے ایک سال مقرر فرمائی ہے۔ لیکن لیکھرام کے ساتھ جو مباہلہ ہوا۔ اس میں عذاب نازل ہونے کی میعاد چھ سال مقرر کی گئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ دعوت مباہلہ اور پنڈت لیکھرام کو دعوت مباہلہ دو الگ الگ چیلنج تھے۔

تاوان وصول نہ ہونے کا بیہودہ بہانہ

باقی رہا مضمون نویس صاحب کا یہ استدلال کہ اگر مباہلہ کا مقصد موت یا قتل ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے حریف پر عذاب نازل نہ ہونے یا اپنے پر عذاب نازل ہونے کی صورت میں جو تاوان مقرر کیا تھا۔ وہ تاوان کس طرح ادا کرتے۔ اس کا جواب اسی عبارت میں موجود ہے۔ جس کو مضمون نویس نے عمداً حذف کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر برس گذرنے کے بعد مؤلف رسالہ ہذا پر کوئی عذاب اور وبال نازل ہوا۔ یا حریف مقابل پر نازل نہ ہوا۔ تو ان دونو صورتوں میں یہ عاجز قابل تاوان پانچسو روپیہ ٹھہریگا جس کو برضامندی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ بآسانی وہ روپیہ مخالف کو مل سکے داخل کر دیا جائیگا۔ اور درحالت غلبہ خود بخود اس روپیہ کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا"۔ (سرمہ چشم آریہ حوالہ مذکور)

پس تاوان وصول نہ ہونے کی فکر کرنے کی تو گنجائش ہی نہیں۔ کیونکہ یہ روپیہ تو آریہ لیڈروں کے میدان مباہلہ میں اترنے پر سرکاری خزانہ میں یا کسی اور جگہ جہاں سے فریق مخالف آسانی سے وصول کر سکتا جمع ہو جاتا تھا۔ اور درحالت غلبہ فریق مخالف خود بخود یہ روپیہ وصول کرنے کا مستحق تھا۔ مگر کسی آریہ کو اس میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

پیشگوئی صفائی سے پوری ہوئی

اس کے بعد ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو پنڈت لیکھرام کی مباہلہ پر آمادگی ظاہر کرنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ سال کے اندر اندر اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع فرمائی جس کے نتیجہ میں پنڈت لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو "ہیبتناک طور" پر قتل ہوا۔ اور آگ میں جلائے جانے کے بعد اسکی راکھ دریا میں بہادی گئی۔ اس نے اپنے فریق مخالف کے متعلق "فی النار" ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔ جو سراسر جھوٹی اور افترا ثابت ہوئی اور خدا تعالےٰ کے ہاں اس کی بدزبانیوں کے بدلہ میں اس کے لئے جو عذاب مقرر تھا۔ اسے پورا کرنے کے لئے ظاہری رنگ میں بھی اس کے اپنے ہی الفاظ کے مطابق اسے "فی النار" کیا گیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

معقولیت اور دلائل سے اسلام کی صداقت کا ثبوت

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ اس مباہلہ کا مقصد فریق مخالف کی موت اور ہلاکت ہی تھا۔ اور فریقین اور اس زمانہ کے دوسرے غیر احمدی اور آریہ بھی اس مباہلہ سے یہی مراد لیتے تھے۔ اور اسی کے مطابق یہ نشان ظاہر ہوا۔ اب اگر آریہ دوست اس مباہلہ کا نتیجہ اس رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں کہ "ستیہ دھرم" کو خدا تعالےٰ معقولیت سے اور دلائل کے اظہار سے جاری کرے"۔

اور اسی چیز کو معیار صداقت قرار دیتے ہیں۔ تو اس معیار کے مطابق بھی خدا تعالےٰ نے عظیم الشان رنگ میں احمدیت اور اسلام کو نمایاں فتح عطا فرما دی ہے۔ اور اپنے "ست دہرم" کو ایسے چمکتے ہوئے نشانات اور دلائل سے دنیا پر ظاہر کیا ہے۔ کہ احمدیت کا پودا جو پنڈت لیکھرام کے زمانہ میں اپنی ابتدائی حالت میں تھا۔ بڑھتے بڑھتے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کی شاخیں "دنیا کے کناروں" تک پھیلی ہوئی ہیں۔ مخالفت کی کئی مسموم آندھیاں اٹھیں۔ مگر وہ اس کے اوپر سے گزر گئیں اور اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ کیونکہ یہ پودا خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے۔ اور رحمت کے پانی سے سینچا گیا ہے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت اور اسلام کے اس عروج اور ترقی کے متعلق پہلے سے بشارات دیں۔ اور دنیا نے خدا تعالےٰ کے اس "ست دہرم" کو اپنی آنکھوں سے پھولتے اور پھلتے دیکھا۔ اس کے بالمقابل پنڈت لیکھرام نے بھی کئی پیشگوئیاں شائع کیں۔ جو ایک ایک کرکے جھوٹی ہوئیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا۔ کہ میرا "ست دہرم" دین اسلام اور احمدیت ہے۔ جس کو میں دلائل اور نشانات کے ذریعہ دنیا پر غالب کر رہا ہوں۔ نہ پنڈت لیکھرام کا ویدک دہرم۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور پنڈت لیکھرام کی افترا پردازیاں

اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ عظیم الشان پیشگوئی پیش کی جاتی ہے۔ جسے حضور علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمایا۔ اور جو آپ ہی کی ذریت اور نسل سے ایک غیر معمولی صفات کے فرزند کے پیدا ہونے کے متعلق تھی۔ اس کی تردید میں پنڈت لیکھرام نے بھی جو منہ میں آیا۔ کہا۔ ذیل میں اصل پیشگوئی اور اس کے مقابلہ میں پنڈت لیکھرام کے بیانات درج کئے جاتے ہیں۔ تا انصاف پسند اور حق طلب اصحاب فیصلہ کر سکیں کہ کس کا مذہب "ست دہرم" تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یا پنڈت لیکھرام کا۔ اور تا وہ غور کر سکیں۔ کہ کس طرح "ست دہرم" دلائل کے ذریعہ غالب ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

(۱) "خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۲) "تیری دعاؤں کو میں نے سنا اور اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی"۔ (ایضاً)

(۳) "سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے"۔ (ایضاً)

(۴) "اے مظفر تجھ پر سلام"۔ (ایضاً)

(۵) "خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"۔ (ایضاً)

(۶) "وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا"۔ (ایضاً)

(۷) "وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"۔ (ایضاً)

(۸) "وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے"۔ (ایضاً)

(۹) "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"۔ (ایضاً)

(۱۰) "دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا"۔ (ایضاً)

(۱۱) فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء"۔ (ایضاً)

(۱۲) "کأن اللّٰہ نزل من السماء" (ایضاً)

(۱۳) خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔

(۱۴) "اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ (ایضاً)

(۱۵) پھر خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ "تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا۔ اور برکت دونگا"۔ (ایضاً)

(۱۶) تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی" (ایضاً)

(۱۷) "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے۔ عزت کے ساتھ قائم رکھے گا"۔ (ایضاً)

(۱۸) "وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے۔ کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ (ایضاً)

پنڈت لیکھرام کی پیشگوئیاں

(۱) رحمت کا نہیں زحمت کا"۔ (تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم مندرجہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۶)

(۲) "خداوند کہتا ہے۔ جھوٹوں کا جھوٹا ہے میں نے کبھی اسکی دعائیں نہیں سنی۔ نہ قبول کی"۔ (ایضاً)

(۳) "خدا کہتا ہے قہر کا نشان دیا ہے"۔ (ایضاً)

(۴) "الفاظ تو یہ تھے اے منکر و مکار تجھ پر آلام"۔

(۵) "خدا کہتا ہے۔ کہ میں جلد مصنوعی کو فی النار کرونگا۔ اور قبر سے نکال کر جہنم میں ڈالونگا"۔ (ایضاً)

(۶) "وہ صاحب ذلت و نحوست و نکبت ہوگا"۔ (ایضاً صفحہ ۴۹۷)

(۷) "خدا کہتا ہے وہ مرزا کی طرح دنیا میں آکر شیطانی نفس اور روح منحوس کی نحوست سے بہتوں کو دائم المریض کرکے واصل فی النار کرے گا"۔ (ایضاً)

(۸) "خدا اسے ناپاک بتلاتا ہے۔ جس کو شیطان نے اپنی خیطنت اور بے تمیزی سے بھیجا ہے" (ایضاً)

(۹) "وہ نہائت غبی اور کودن ہوگا"۔ (ایضاً)

(۱۰) "خدا کہتا ہے وہ نہائت غلیظ القلب ہوگا اور علوم صوری و معنوی سے قطعی محروم رہے گا"۔ (ایضاً)

(۱۱) "خدا کہتا ہے غلام جان بدبخت خسرۃ الدنیا والآخرہ مصدر باطل والعاطل" (ایضاً)

(۱۲) "خدا کا یہ فرمان ہے کان الشیطان دروعن الفلاك (ایضاً)

(۱۳) "خدا کہتا ہے کہ یہ محض جھوٹ ہے" (ایضاً)

(۱۴) "خدا کہتا ہے محض خلاف ہے۔ اس کا نام قادیان میں بھی بہت سے نہ جانیں گے"۔ (ایضاً)

(۱۵) "خدا کہتا ہے میں مرزا کی ذریت کو منقطع کرونگا۔ اور نحوست دونگا"۔ (ایضاً)

(۱۶) "آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی غائت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی"۔ (ایضاً صفحہ ۴۹۸)

(۱۸) "خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہائت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم محض ہو جائے گا"۔ (ایضاً)

(۱۸) "خدا کہتا ہے کہ وقت بہت اقرب ہے۔ کہ حکام وقت تجھے ماخوذ اور فریب و افترا پردازی کی سزا دینگے۔ اور لوگ تیرے نام سے نفرت کرینگے"۔ (تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم مندرجہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۹)

آسمانی دلائل کے ذریعہ صداقت اسلام کا ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تمام پیشگوئیوں کے مقابلہ میں پنڈت لیکھرام کی تردیدی پیشگوئیوں پر غور کرنے سے یقیناً ہر انصاف پسند انسان اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ لیکھرام کی ہر پیشگوئی افترا علی اللّٰہ حدیث النفس اور بناوٹی تھی۔ اول سے لے کر آخر تک سب کی سب جھوٹی اور لغو ثابت ہو چکی ہیں۔

صداقت اسلام کے عظیم الشان واقعہ کا بیان

پنڈت لیکھرام پشاوری کا مُنہ مانگا نشان

دشمنانِ ماموریں کے متعلق سنت اللہ

اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ اس کے ماموروں اور مرسلوں کا مقابلہ کرنے والوں کا انجام نہایت عبرت ناک ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معاندین اسلام کے متعلق الہام ہوا تھا۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ کہ میں اسکو ذلیل کردوں گا۔ جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ اس سنت مستمرہ اور اس وعدہ خاص کے مطابق آپ کے دشمنوں کے ساتھ وہ سلوک ہوا۔ کہ دیکھنے والے دنگ ہیں۔ اور سننے والے حیران۔

سینکڑوں بلکہ ہزاروں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل سے لاجواب ہوکر اور ضد میں آکر آپ کے خلاف بد دعائیں کیں۔ مگر خود خدا تعالےٰ کی گرفت میں آگئے۔ جنہوں نے اس معیار کو تسلیم کیا۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوتا ہے۔ وہ آپ کی زندگی میں ہلاک کئے گئے۔ اور جنہوں نے اس پر زور دیا۔ کہ جھوٹے کا یہ نشان ہوتا ہے۔ کہ اسے لمبی مہلت دی جاتی ہے۔ انہیں مہلت دی گئی۔ اور یہ ثابت ہوگیا۔ کہ یہ سب سامان خدا تعالےٰ کی طرف سے تھا۔ محض اتفاق نہ تھا۔ کیونکہ اگر اتفاق ہوتا۔ تو ہر فریق سے اس کے اپنے مسلمہ معیار کے مطابق کس طرح سلوک کیا جاتا۔

پنڈت لیکھرام کی جرأت بے جا

آریہ سماج جو ہندوؤں کا ایک نیا فرقہ ہے۔ اور اسلام کی مخالفت میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ ہمیشہ اس فرقہ کے لیڈر اسلام کے خلاف سخت گندہ اور فحش لٹریچر شائع کرتے رہے۔ اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری ان میں سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ ان کا شب و روز یہی پیشہ تھا۔ کہ اپنی قلم اور اپنی زبان سے اس پاک انسان کے خلاف جو رحمۃ للعالمین ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم گند اچھالتے رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں اسلام کے دشمنوں کو دعوت دی۔ کہ اگر وہ خواہشمند ہوں۔ تو ان کی قضاء و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ (ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرت سر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء)

اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہوگیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا۔ کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کردو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔

پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کا بار بار اعلان

۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں رقم فرمایا۔ کہ لیکھرام کے متعلق آپ کو الہام ہوا ہے۔ عجل جسد لہ خوار۔ لہ نصب و عذاب۔ یعنی لیکھرام ایک بے جان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بد زبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ آپ نے اس اشتہار میں یہ بھی لکھا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ برس کے عرصہ تک لیکھرام عذاب شدید میں مبتلا ہوجائے گا۔

(۲) پنڈت لیکھرام کے متعلق آپ کو خدا تعالےٰ نے یہ شعر بھی الہام کیا۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغ برّانِ محمد

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

یعنی اے نادان اور رستہ سے بھٹکے ہوئے دشمن تو اس قدر شوخی سے کام نہ لے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔

۲ اپریل ۱۸۹۳ء کو آپ نے کشف میں ایک خونی فرشتہ کو دیکھا۔ اس نے آپ سے پوچھا۔ لیکھرام کہاں ہے۔ (برکات الدعا ٹائٹل پیج صفحہ ۴)

(۴) ۳۱ ستمبر ۱۸۹۳ء کو آپ نے لکھا۔ کہ پنڈت لیکھرام کی موت کی نسبت جو پیشگوئی ہے۔ جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے۔ اس کا انتظار کرو۔ (شہادت القرآن صفحہ ۸۰)

۵۔ کتاب کرامات الصادقین میں آپ نے یہ شعر لکھا ہے:۔

وبشرنی ربی وقال مبشرا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

یعنی مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا تعالےٰ نے بشارت دی ہے۔ اور کہا کہ تو اس واقعہ کو عید کے دن سے پہچان لیگا۔ اور عید اس سے بالکل قریب ہوگی۔

(۶) آپ کو لیکھرام کے متعلق الہام ہوا یقضی امرہٗ فی ستٍّ۔ چھ میں لیکھرام کا کام تمام کردیا جائے گا۔ (استفتاء اردو صفحہ ۱۷ حاشیہ)

ان تمام پیشگوئیوں سے واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختلف اوقات میں خبر دی گئی۔ کہ (۱) پنڈت لیکھرام پشاوری کسی عذاب سے جس کا نتیجہ موت ہوگا۔ ہلاک ہوگا۔ (۲) گوسالہ سامری کی طرح اس کا حال ہوگا۔ (۳) وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نشانہ ہوگا۔ (۴) اس کی ہلاکت ایک خونی شخص کے ہاتھوں ہوگی۔ اور وہ پکڑا نہ جائیگا بلکہ فرشتہ کی طرح غائب ہوجائے گا۔ (۵) لیکھرام کی موت عید کے پہلے یا پچھلے دن ہوگی۔ (۶) اس کی موت چھ میں ہوگی۔ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے لیکر ۶ سال تک کے عرصہ کے اندر ہوگی۔ اور اس کے انجام کو چھ کے ہندسہ کے ساتھ شدید تعلق ہوگا

پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی

۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو پنڈت لیکھرام کے متعلق موت کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس کے پانچ سال بعد جبکہ دشمن ہنس رہے تھے۔ کہ پانچ سال گزر گئے۔ اور چھٹا سال شروع ہوگیا۔ مگر لیکھرام کو کچھ بھی نہ ہوا۔ مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط نکلی۔

۶ مارچ ۱۸۹۷ء عید الفطر جو جمعہ کو تھی۔ اس کے دوسرے دن یعنی ہفتہ کو عصر کے وقت یعنی ۴ بجے کے بعد لیکھرام کے پیٹ میں ایک ایسے نامعلوم شخص نے جس کے چہرہ سے خون ٹپکتا تھا۔ قوی ہیکل اور مہیب شکل تھا۔ ایک تیز خنجر مارا۔ اور پھر اس کو کئی چکر دے کر ہلایا۔ تاکہ انتڑیاں کٹ جائیں۔ پھر وہ شخص جیسا کہ لیکھرام کے رشتہ داروں کا بیان ہے۔ غائب ہوگیا۔ اس طرح پنڈت لیکھرام پیشگوئی کے مطابق ۶ سال کے اندر ۶ مارچ کو ۶ بجے دن کے اندر ایک خونی شخص کے ہاتھوں جو کہ فرشتہ کی طرح غائب ہوگیا۔ مارا گیا۔ پھر گوسالہ سامری کی طرح اس کا حال ہوا۔ گوسالہ سامری شنبہ کے

اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے جو بشارات دیں۔ وہ لفظاً لفظاً اور بڑی شان سے پوری ہوئیں۔ پوری ہوتی جارہی اور پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ اور آنے والی نسلیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان عظیم الشان پیشگوئیوں اور ان کے بالمقابل پنڈت لیکھرام کی مفتریات کو دیکھ کر اپنے ایمان تازہ کیا کریں گی۔ پس واقعات گواہ ہیں۔ کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں قبول کیں۔ اور آپ کو وہ موعود فرزند "المصلح الموعود" عطا فرمایا۔ جس کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اس موعود فرزند کو عظمت و دولت بخشی۔ اور وہ اپنے مسیحی نفس سے اور روح الحق کی برکت سے لوگوں کو ان کی بیماریوں سے صاف کر رہا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسے ظاہری و باطنی علوم سے پر کیا۔ خدا تعالیٰ کا سایہ اس کے سر پر ہے۔ وہ جلد جلد بڑھا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پاتا جا رہا ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام روز بروز عزت کے ساتھ دنیا میں بلند ہو رہا ہے اور آپکی بابرکت جسمانی ذریت کے ساتھ ساتھ آپ کی روحانی اولاد بھی بڑھ رہی ہے۔ مگر خدا کے مامور کے بالمقابل جھوٹی پیشگوئیاں شائع کرنے والا لیکھرام آج موجود نہیں۔ دوسرے آریہ دوست اگر چاہیں۔ تو وہ لیکھرام کی ان تحریرات سے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل افتراء علی اللہ کرتے ہوئے شائع کیں۔ عبرت حاصل کرسکتے ہیں۔ اور زندہ خدا کے زندہ نشانات مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ کہ کس طرح آج سے نصف صدی قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انتہائی ناموافق حالات میں کی ہوئی پیشگوئیاں حرف بحرف پوری ہوئیں۔ اور کس طرح خدا نے اپنے "ست دھرم" کو زبردست دلائل اور تازہ بتازہ نشانات کے ذریعہ دنیا میں ظاہر کیا۔

(خاکسار محمد اسماعیل دیال گڑھی)

دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا۔ اور اس کے بعد جلایا گیا۔ اسی طرح لیکھرام ہفتہ کے روز یعنی شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ کیونکہ اول قاتل نے اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ پھر ڈاکٹر نے اس کے زخم کو زیادہ کھولا۔ اور بالآخر جلایا گیا۔ پیشگوئی میں خبر دی گئی تھی۔ کہ لیکھرام کے قتل کئے جانے کا دن عید سے دوسرا دن ہوگا۔ یعنی شنبہ کا دن اور یہ اس لئے مقرر کیا گیا تھا۔ کہ تا عید کا دن جو جمعہ تھا۔ اس بات پر دلالت کرے۔ کہ جس دن مسلمانوں کے گھر میں دو عیدیں ہوں گی۔ اس سے دوسرے دن آریوں کے گھر میں دو ماتم ہوں گے۔ ایک یہ کہ ان کا لیڈر مارا گیا۔ دوسرے یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خادم کی پیشگوئی پوری ہو کر ہندو مذہب کا باطل ہونا ثابت ہوا۔

پنڈت لیکھرام اور چھ کا عدد

ایک اور نکتہ یقضیٰ امرہٗ فی ستٍّ میں یعنی لیکھرام کا چھ میں کام تمام کر دیا جائیگا۔ یہ پایا جاتا ہے۔ کہ لیکھرام کے حروف چھ ہیں۔ ل ی کھ رام۔ ان ان حروف کے اعداد ۳۰۶ بنتے ہیں۔ ۳۰۶ کا ہندسہ ۶ پر تقسیم بھی ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دائیں طرف بھی چھ ہے۔ جس طرح لیکھرام کے نام کو چھ سے شدید تعلق تھا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے یہ خبر بھی دی۔ کہ اس کے انجام کو بھی چھ سے شدید تعلق ہوگا۔ اور اس کا کام چھ میں کیا جائیگا۔ پھر جس طرح لیکھرام کے نام کو چھ سے تعلق تھا۔ اور اس کے انجام کو بھی چھ سے تعلق تھا۔ اسی طرح اس کے متعلق جو پیشگوئی کی گئی۔ وہ بھی چھ باتوں پر مشتمل تھی۔ (۱) لیکھرام قتل کیا جائے گا۔ (۲) قاتل ایک خونی شخص ہوگا۔ جو کہ پکڑا نہیں جائے گا۔ (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا نشانہ ہوگا۔ (۴) گوسالہ سامری کی طرح اس کا حال ہوگا۔ (۵) اس کی موت عید کے دوسرے دن ہوگی۔ (۶) چھ سال کے اندر قتل کیا جائے گا۔ اور اس کے انجام کو چھ سے تعلق ہوگا۔

دو اہم نشانات

پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی دو اہم نشانوں پر مشتمل تھی۔ اول یہ کہ وہ ایک خونی شخص کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ دوم یہ کہ وہ فرشتہ کی طرح غائب ہو جائے گا۔ اور کوئی اسے پکڑ نہیں سکے گا۔ لیکھرام کے قتل کا جب واقعہ ہوا۔ اس وقت وہ مکان کی دوسری منزل پر تھا۔ اور اس کے مکان کے نیچے دروازہ کے پاس اس وقت بہت سے لوگ جمع تھے لیکن کوئی شخص بتا نہیں سکتا۔ کہ قاتل نیچے اترا ہے۔ پنڈت لیکھرام کی بیوی اور اس کی ماں کو بھی یقین تھا۔ کہ وہ گھر میں ہی ہے۔ لیکن اسی وقت لوگوں نے آکر تلاشی لی تو کوئی شخص نہ ملا۔ نہ معلوم کہ زمین میں غائب ہو گیا۔ یا آسمان پر چڑھ گیا۔ اگر قاتل پکڑا جاتا۔ اور اس کو پھانسی دی جاتی۔ تو پیشگوئی کی یہ عظمت نہ رہتی۔ بلکہ اس وقت ہر ایک کہہ سکتا ہے۔ کہ جیسے لیکھرام مارا گیا۔ قاتل بھی مارا گیا۔ مگر قاتل ایسا گم ہوا۔ کہ نہیں معلوم وہ آدمی تھا۔ یا فرشتہ جو آسمان پر چڑھ گیا۔

آریہ صاحبان غور فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سرمہ چشم آریہ کے خاتمہ میں بعض آریہ صاحبوں کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ لیکھرام نے اس مباہلہ کو منظور کرتے ہوئے آخر میں لکھا۔ "اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر۔ کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور عزت نہیں پا سکتا۔"

(خبط احمدیہ مضمون مباہلہ صفحہ ۳۴۴)

اب آریہ صاحبان انصاف پرستی کی نگاہ سے دیکھیں۔ کہ اس دعا کے بعد خدا تعالےٰ نے آسمان سے جو فیصلہ صادر کیا۔ وہ کس کے حق میں ہے۔ اے آریہ سماج کے ممبرو تمہارے لیڈر پنڈت لیکھرام نے جو فیصلہ اپنے پرمیشر سے مانگا تھا۔ کہ تا صادق اور کاذب میں فرق ظاہر ہو جائے۔ وہ اللہ تعالےٰ نے صادر کر دیا۔

عبد الحمید آصف واقف زندگی

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجلاس عام ۱۷ مارچ ۱۹۴۶ء کو بروز اتوار بوقت گیارہ بجے صبح مسجد احمدیہ پشاور شہر میں منعقد ہوگا۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد بوقت مقررہ اصالتاً یا بذریعہ نمائندہ جماعت اجلاس میں شامل ہو کر مشکور فرمائیں۔ (جنرل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد)

بیرون ہند کے شاندار وعدے

تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شامل ہونے والے مجاہد ایک سال کے لئے پوری ایک ماہ کی آمد اگر نہ دے سکیں۔ تو حضور کی طرف سے اجازت ہے۔ کہ ⅓ حصہ یا کم سے کم ½ حصہ دے کر شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض مخلصین نے سلسلہ کی اہم تبلیغی ضرورت کے پیش نظر ⅓ یا ½ کی بجائے پوری ایک ماہ کی آمد دی ہے۔ جیسا کہ گذشتہ شائع شدہ فہرستوں سے ظاہر ہے۔ بلکہ وہ دوست جنہوں نے چند دنوں سے بیعت کی ہے۔ جب ان کو دفتر دوم کی حضور کی تحریک کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اپنی ایک ماہ کی آمد دینے کا اقرار کیا۔ چنانچہ محمد امیر خاں صاحب نے اپنی ایک ماہ کی آمد ۵۰/- دینے کا وعدہ کیا۔ مولوی عبد السلام صاحب اپیل نویس ایبٹ آباد نے ۲۰۰/- جمعدار حسن محمد صاحب نے ۲۰۰/- عبد الحمید خاں صاحب دار الفتوح نے ۱۸۵/- عبد الحمید صاحب پراچہ متعلم جامعہ احمدیہ نے ۲۵/- پیر جمیل احمد صاحب قادیان ۸/- ۔ پس احباب دفتر دوم میں اپنے وعدے جہاں تک ممکن ہو۔ زیادہ سے زیادہ کریں۔ اسی طرح دفتر اول کے لئے بارھویں سال کا وعدہ کرنے والے احباب نوٹ کریں۔ کہ ان کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ ہے۔ اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے ۳۰ اپریل ہے۔ مشرقی افریقہ کی جماعت کسومو سے پریذیڈنٹ مکرم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی نے ۲۸۹۲ شلنگ کا وعدہ پیش کیا۔ اس میں یہ بات قابل نوٹ ہے۔ کہ اس جماعت کے وعدے ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ تھے۔ یعنی گیارھویں سال میں ان سب دوستوں نے دسویں سال سے اضافہ کیا ہے۔ چنانچہ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ ۱۰۷ شلنگ۔ شیخ عبد الغنی صاحب ۱۲۰۰۔ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی ۵۷۰۔ بشیر احمد حیات صاحب ۵۰۰/- محمد اشرف صاحب بٹ مع اہلیہ ۱۶۵/- پریذیڈنٹ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ اس جماعت کے سب احباب دفتر اول میں خدا کے فضل سے شامل ہیں۔ اس لئے دفتر دوم میں کوئی نہیں ہے۔ کیپٹن چوہدری ناصر احمد صاحب نے اپنا وعدہ جماعت دولت پور۔ پٹھانکوٹ کے ذریعہ ۲۱۰/- کیا تھا۔ پھر اسے بڑھا کر ۵۵۰/- کر کے ساتھ ہی رقم بھی ارسال کر دی۔

مکرم ڈاکٹر تقی الدین احمد صاحب کا فیلڈ سروس سے ۶۰۰/- کا وعدہ اور اس کے ساتھ تین صد کا چیک موصول ہوا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ تین سو روپیہ بھی عنقریب ارسال کر دوں گا۔

پس بیرون ہند اور فوجیوں کو شاندار وعدے پیش کرتے ہوئے رضا الٰہی حاصل کرنا ہے۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے۔ میری نہیں کسی اور انسان کی نہیں کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا رب تمہیں اپنے دین کے لئے قربانی کرنے کے لئے بلاتا ہے۔" پس اے تحریک جدید کے مجاہدو۔ آگے بڑھو۔ اور اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام۔

(خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ضروری اعلان

ایک شخص چودھری سلطان علی صاحب اصل باشندہ موضع چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات جو اپنے آپ کو احمدی مبائع ظاہر کر کے جماعتوں میں فتنہ پھیلاتا رہا ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ اسکی چکنی چپڑی باتوں میں آکر کوئی دوست مالی نقصان نہ اٹھائیں۔ اس لئے بیرونی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص ۱۹۲۹ء اور ۱۹۴۴ء میں دو دفعہ جماعت سے خارج ہو چکا ہے۔ اب پھر جیسا کہ اس کے خط سے ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے مقاطعہ اور اخراج سے اصلاح نہیں کی۔ بلکہ ان کی آخری تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں کوئی نیک تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے ان کے متعلق دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب جماعت ان سے محتاط رہیں۔ اور اخراج اور مقاطعہ کی پابندی پورے طور پر کی جائے۔

نوٹ:۔ اس سے پہلے بھی ۲۹ ستمبر ۱۹۴۴ء کو ان کے خلاف اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

اعمال کی اصلاح اور اس کا نتیجہ

حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ کہ احمدیہ جماعت جہاں عقائد کے لحاظ سے بہت مضبوط ہے وہاں اعمال کے لحاظ سے ابھی اتنی کمزور ہے کہ اس کے بارہ میں میں کوئی عمدہ رائے قائم نہیں کرسکتا۔

اسی سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اعمال کی اصلاح کا طریق بتاتے ہوئے فرمایا۔ "پہلی چیز جس پر ابھی سے عمل شروع کر دینا چاہئیے۔ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات۔ آپ کی وحی۔ آپ کے الہامات۔ اور آپ کے تعلق باللہ کا متواتر لوگوں کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اور ہر شخص کو بتایا جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے قرب کے کیا فوائد ہیں۔ اور اس کی محبت کس طرح انسان کو حاصل ہوسکتی ہے اور اس کا پیار جب کسی انسان کے شامل حال ہوجاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس سے کس طرح امتیازی سلوک کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء)

اعمال کی اصلاح کا یہ نہایت ہی کامیاب علاج ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات و وحی۔ آپ کے الہامات اور آپ کے تعلق باللہ کا ذکر متواتر احباب جماعت میں کیا جائے۔ اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کے قرب کے فوائد بتائے جائیں۔ اور اعمال کی اصلاح کر کے خدا تعالےٰ کی محبت حاصل کرلی جائے۔ تو خدا تعالےٰ کا امتیازی سلوک ہمارے لئے عام ہوجائے۔

اسی سلسلہ میں اس وقت میں خدا تعالےٰ کے امتیازی سلوک کی ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کریں۔ اور اس کے امتیازی سلوک کے مستحق بنیں۔ وہ بھی حضور کی قوت قدسیہ اور صداقت کا ثبوت ہیں۔

۴۲ء کے فروری کا مہینہ تھا۔ ۸ فروری کو جاپانی سنگاپور میں وارد ہو چکے تھے۔ اور ان کی پیش قدمی ہر لمحہ بڑھتی جارہی تھی۔ آخر بارہ تاریخ کی صبح کو وہ ہمارے کیمپ میں پہنچ گئے۔ ہم کو وہاں سے پیچھے ہٹنے کا حکم ملا۔ ہم لوگ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں وہاں سے بھاگے۔ تمام سامان ہمارا اسی کیمپ میں رہ گیا۔ اور خالی ہاتھ پیچھے دوسرے کیمپ سے آملے۔ ہم چار احمدی خدا کے فضل سے اکٹھے تھے۔ چوہدری عبدالرحمن صاحب وارنٹ آفیسر۔ چوہدری عبدالغنی صاحب بی اے۔ حبیب احمد خانصاحب اور یہ عاجز۔ دن تو جوں توں گزر گیا۔ رات بھی بے سروسامانی کی حالت میں گذاری۔ ۱۳ تاریخ کو اس کیمپ سے بھی کوچ کا حکم مل گیا۔ تین بجے کا وقت تھا۔ پا پیادہ چل پڑے۔ راستہ میں گولہ باری سے دوچار ہونا پڑا۔ جان بچاتے اور چھپتے چھپاتے چلے جارہے تھے۔ شام کو ایک پہاڑی کے دامن میں پہونچے۔ رات کو کھانے کے لئے کچھ نہ مل سکا۔ یہ رات بھی پہلی رات کی سی گزری۔ بلکہ یہ اضافہ ہوا کہ تمام رات ہماری جگہ کے نزدیک فائر کی آوازیں آتی رہیں۔ ۱۴ تاریخ کی صبح ابھی اُٹھ کر ناشتہ وغیرہ سے سنبھلنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ گولہ باری شروع ہوگئی۔ تمام دن وہیں درختوں کی آڑ میں اور زمین کے مورچوں میں پناہ لیتے رہے۔ شام کو گولہ باری نے سخت نازک صورت اختیار کرلی۔ اور قریب تھا کہ گولہ باری کا رخ ہمارے کیمپ کی طرف ہو۔ لوگ سخت بے چارگی کے عالم میں کھلے میدان میں نکل کر بیٹھ گئے اور زبان حال سے کہہ رہے تھے۔ جو کچھ ہونا ہے ہوجائے کہ یکبارگی فائر ختم گیا۔ لیکن یہ سکوت ایک نئی مصیبت کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ دشمن نہایت ہی قریب پہنچ چکا تھا۔ ہم کو وہاں سے بھی کوچ کا حکم ملا وہ ایک سخت افراتفری کا وقت تھا۔ اپنے اور پرائے کا ہوش نہ تھا۔ جس طرف منہ اٹھا لوگ بھاگ رہے تھے۔ خوش قسمتی سے ہم کو لاری مل گئی۔ جس میں پہلے ہی سے پچاس ساٹھ آدمی بڑی مشکل سے بیٹھے تھے۔ اس پر سوار ہوکر عین سمندر کے کنارے آپہونچے۔ جہاں سے آگے اور کوئی جگہ بچاؤ کی نہ تھی۔ جنرل پوسٹ آفس کی عمارت میں اور ساتھ کی دوسری عمارتوں میں ہم لوگ اندھیرے میں ہی گھس گئے۔ وہ رات بھی بڑی خوفناک رات تھی۔ اس کا تصور جسم میں کپکپی پیدا کردیتا ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ابھی جاپانی یہاں پہونچیں گے۔ اور ہم کو پکڑ لیں گے۔ خیر جوں توں وہ رات بھی گذری۔ صبح ہوئی تو قریباً دس گیارہ بجے تک تو کسی قسم کی کوئی شورش معلوم نہ ہوئی۔ مگر گیارہ بجے کے قریب ایک جاپانی ہوائی جہاز آیا۔ اور اس نے عین ان عمارتوں پر ایک بم پھینکا۔ پھر قریباً آدھ گھنٹہ کے بعد دوسرا بم مارا جس کے نتیجہ میں سینکڑوں جانیں ہلاک ہوگئیں۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ خون کی نہریں بہہ پڑیں۔ ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ اور محشر بپا۔ لاشوں کی بے بسی اور بے کسی کا اس سے زیادہ اور کیا عالم ہوسکتا ہے۔ کہ ان کو اٹھا کر پاس ہی سمندر میں پھینکنے کی بھی کسی کو جرأت نہ تھی۔ ان دو بموں کے بعد کچھ سکون سا ہوگیا۔ اور شام تک پھر کوئی بم نہ گرایا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دشمن اپنے ارادہ میں کامیاب ہوگیا ہے۔ ادھر ہماری فوجوں کے بھی حوصلے ٹوٹ چکے تھے۔ رات کے نو بجے جب خبر ملی۔ کہ ہماری گورنمنٹ نے جاپانیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئیے ہیں۔ تب جان میں جان آئی۔

یہ سنگاپور کے آخری چار دنوں کی ہولناکی کے حالات ہیں۔ اس کے بعد ساڑھے تین سال کا عرصہ بھی سخت قید میں گزرا۔ خدا کے بندوں کا ایسے وقت میں اس کے سوا کون سہارا ہوسکتا ہے۔ قید کے حالات تو جب تک ہم رہا نہ ہوئے۔ کوئی نہیں جانتا تھا۔ مگر لڑائی کے حالات منٹ منٹ بعد دنیا میں نشر ہوتے تھے۔ اور ہندوستان کے گھر گھر میں یہ فکر محسوس کیا جارہا تھا۔ کہ لڑائی جواب آخری لمحوں پر ہے۔ ہمارے عزیزوں کا کیا حال ہوگا۔ لڑائی کے ٹھیک سوا سال بعد قید میں ہی ہمارے احمدی دوست۔ مکرمی عبدالغنی صاحب کو اپنے والد صاحب بزرگوار چوہدری عبدالعزیز صاحب پوسٹ ماسٹر گجرات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور صاحب کشوف ورؤیا ہیں۔ خط ملا۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا۔ بارہ فروری ۱۹۴۲ء تک مجھے آپ کی طرف سے تسلی رہی۔ مگر آخری چار روز مجھے سخت ڈراؤنے اور بھیانک خواب دکھائے گئے جن سے مجھے کسی قدر تشویش ہوئی مگر ساتھ ہی خدا تعالےٰ نے آپ کی حفاظت کی خوشخبری دی۔ اللہ اللہ! کتنا حیرت انگیز امر ہے اس سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کی طرف سے اپنے بندے کے لئے اور کیا امتیازی سلوک ہوسکتا ہے۔ کتنا امتیازی سلوک ہے اس بندے کے لئے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے اپنے اعمال کو خدا تعالےٰ کی مرضی کے مطابق بنایا۔

یہ اور ایسے ہی ہزاروں واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کی روشنی میں اپنے اعمال کی اصلاح کر کے ابدی فلاح حاصل کریں۔ اور خدا تعالےٰ کے امتیازی سلوک کے مستحق بن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت پیش کریں۔ تاکہ دوسرے بھی ہدایت پائیں۔

(احقر محمد نصیب عارف از جبل پور)

ایک واقف زندگی کے متعلق اعلان

ناصر احمد صاحب ابن مولوی غلام رسول صاحب سکنہ جانگریاں مانگا۔ ڈاکخانہ کھلورہ ضلع سیالکوٹ نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ ان کا وقف منظور ہوچکا ہے۔ ان کو اطلاع دینے کے لئے ان کے بتائے ہوئے پتہ پر رجسٹری چٹھی بھجوائی گئی تھی جو واپس آگئی ہے۔ ناصر احمد صاحب اگر خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ بہت جلد یہاں پہنچ جائیں۔ اور اگر کوئی اور دوست ان سے ملیں۔ تو وہ یہ اعلان ان تک پہنچا دیں۔

انچارج تحریک جدید

مقامی تبلیغ کے معاونین کی خدمت میں ایک ضروری التماس

گذشتہ چھ ماہ سے مقامی تبلیغ کا تمام عملہ الیکشن کے کام میں مصروف رہا ہے۔ جس کی وجہ سے کما حقہ تبلیغ کی طرف توجہ نہیں دی جاسکتی تھی۔ مگر پھر الیکشن کے کام کے ساتھ ساتھ تبلیغی جدوجہد بھی جاری رکھنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ جناب چوہدری سلطان احمد صاحب رئیس باروال اور ان کے چھوٹے بھائی جو اس تحصیل کے جاٹ برادری میں ممتاز ترین خاندان ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک اللھم زدفزد۔

ان کے علاوہ اور بہت سے معزز خاندانوں کے افراد جن کو الیکشن کے کام میں ہمارے قریب رہنے کا موقع ملا ہے۔ وہ ہماری جماعت کے نظام اور للہیت سے کام کرنا اور حق وصداقت کو کسی صورت سے بھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ اور مشکل سے مشکل وقت میں خدا تعالےٰ کے در سے مایوس نہ ہونے کو دیکھ کر بہت متأثر ہوئے ہیں ان میں سے بعض معزز دوست تحقیق حق میں کوشش فرما رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ بہت سے دوست سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

یہ ایک ایسا موقع خدا تعالےٰ کی طرف سے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ اس موقع سے ہم کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ لوگوں کی طبیعت میں چونکہ ایک ہیجان پیدا ہو چکا ہے۔ اور بہت سے لوگ تحقیق کی طرف راغب معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس وقت زور سے تبلیغ کرنا۔ اور محقق حضرات کو تحقیق کے لئے سہولتیں پہنچانا ہمارا اولین فرض ہے۔ جہاں میں احباب جماعت سے پر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ تبلیغ کے لئے میدان عمل میں آ جائیں۔ وہاں میں اپنے معاونین حضرات کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ صیغہ مقامی تبلیغ کو جو کہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بہ آمد صیغہ ہے۔ اس کی مالی امداد میں کوشش فرمائیں۔ اور سیکرٹریان مال ہر فرد جماعت سے کچھ نہ کچھ لے کر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بمد مقامی تبلیغ ارسال فرمائیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے دیا گیا۔ تو پھر ایسا موقعہ میسر ہونا بہت مشکل ہوگا۔

قادیان کے احباب کی خدمت میں

عاجزانہ درخواست

قادیان کے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان میں سے بہت علاقہ ہذا بسلسلہ الیکشن خود ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں سے ان کے تعلقات بھی قائم ہو چکے ہیں وہ اپنے ان تعلقات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور تبلیغ کے لئے اپنے اوقات وقف فرمائیں۔ اور صیغہ مقامی تبلیغ کو مطلع فرمائیں۔ صیغہ ہذا ان کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اگر اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور دیوانہ وار تبلیغ کے میدان میں احباب جماعت اتر آئیں۔ اور اپنے اوقات اور مال کی قربانی سے دریغ نہ فرمائیں۔ تو پھر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہم اپنے مرکز کو مضبوط کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اگر بر وقت اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو پھر آئندہ ہماری پوزیشن بہت کمزور ہو جانے کا امکان ہے۔ جس سے اللہ تعالےٰ ہم کو محفوظ رکھے۔ اور ہمارے کاموں اور ارادوں میں برکت دے۔ آمین ثم آمین۔

اس کے علاوہ میں احباب جماعت کی خدمت میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ چونکہ الیکشن کے سلسلہ میں علاقہ ہذا دیکھ چکے ہیں۔ اگر ان کے ذہن میں تبلیغ کے لئے کوئی مفید تجویز ہو۔ تو صیغہ مقامی تبلیغ کو ان سے بھی آگاہ فرمائیں۔ اس وقت احباب جماعت کا تعاون بہت بڑی کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ

صدر انجمن احمدیہ کیلئے کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر میں دو درجن کے قریب مستقل آسامیاں خالی ہیں۔ جن کے لئے گریجویٹ اور میٹرک پاس احمدی کارکنوں کی ضرورت ہے۔ شعبہ انتظامیہ میں گریڈوں کی تفصیل صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن نمبر ۱۸۵ مورخہ یکم اگست ۱۹۴۵ء میں درج ہے جس کو امیدوار دفتر نظارت علیا میں دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) گریجویٹ کو گریڈ دوم ۶۵-۲½-۵۰ براہ راست دیا جائے گا۔ اور گریڈ دوم ختم کرنے کے دو سال بعد گریڈ اول ۸۰-۳-۶۵ میں ترقی پانے کے مستحق ہوں گے۔ اس کے بعد حسب قواعد سپرنٹنڈنٹ معاون ناظر و نائب ناظر کے گریڈ حاصل کرسکیں گے۔ بشرطیکہ وہ اس کے لائق سمجھے جائیں۔ جنگ الاؤنس مبلغ ۱۲/ ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔

(۲) میٹرک پاس امیدوار کو گریڈ سوم ۵۰-۲-۳۰ دیا جائے گا۔ گریڈ سوم ختم کرنے کے بعد حسب قواعد گریڈ دوم ۶۵-۲½-۵۰ اور گریڈ اول ۸۰-۳-۶۵ میں ترقی پا سکیں گے۔ بشرطیکہ اس کے لائق سمجھے جائیں۔ جنگ الاونس مبلغ ۹/۸/ ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔

(۳) تمام امیدواروں کا ایک امتحان تحقیقاتی کمیشن لے گا۔ جس کی تاریخ کا اعلان بذریعہ الفضل بعد میں کیا جائے گا۔ صرف پاس شدہ امیدواران کو کارکن رکھا جائے گا۔ جن کے نام الفضل میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

(۴) ہر منظور شدہ امیدوار کے لئے پروبیشن کا زمانہ ایک سال ہوگا۔ اس کے بعد اگر قابل ثابت ہو۔ تو مستقل کیا جائے گا۔

(۵) قاعدہ ۳۴۹ کے مطابق صدر انجمن کے جملہ مستقل کارکنان کو ریٹائر ہونے پر پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ کا حق ہوگا۔

امیدوار اپنی درخواستیں معہ ضروری کوائف مندرجہ ذیل ۲۰ مارچ ۱۹۴۶ء تک ناظر صاحب اعلےٰ قادیان کو بھیج دیں۔

(۱) نام معہ ولدیت درخواست کنندہ۔
(۲) امتحان جو پاس کئے معہ نقل اسناد۔
(۳) تاریخ پیدائش۔
(۴) تاریخ بیعت۔
(۵) خاندانی حالات۔

شرائط: (۱) احمدی ہونا لازمی ہے۔ (۲) عمر ۱۸ تا ۳۰ سال (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق چال چلن خدمات سلسلہ کے متعلق۔

تمام وہ احمدی کلرک جو فوج سے فارغ ہو چکے یا ہونے والے ہیں۔ ان کے لئے خدمت دین کا یہ نادر موقع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جن لوگوں کو قادیان میں رہ کر خدمت دین کا شوق ہو۔ اور خاص کر وہ احمدی کلرک جو فوجی ملازمت سے فارغ ہو چکے ہوں۔ یا فارغ ہونے والے ہوں۔ یہ ایک نادر موقع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جلد از جلد اپنی درخواستیں ناظر صاحب اعلےٰ کی خدمت میں بھیج دیں۔

خاکسار عبد الحمید
سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن صدر انجمن احمدیہ

ایک نہایت ضروری اعلان

جیسا کہ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ امسال کے امتحان اول کے لئے کتاب "شہادۃ القرآن" مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے تمام بیرون اور مرکزیہ سیکرٹریان تعلیم سے گذارش ہے۔ کہ براہ کرم جلد سے جلد اپنے اپنے حلقہ کی ممبرات کے نام ارسال فرماویں۔ اور امتحان کی تیاری بھی پوری کوشش اور ہمت سے ابھی سے شروع کر دیں۔

(سیکرٹری تعلیم امۃ اللہ خورشید)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ میں اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۲۶۷:- منکہ احمدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد علی صاحب قوم جٹ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کلوسوہل ڈاکخانہ ڈیری والہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۱۵۰/- روپیہ منزّہ خاوند کانٹے سونا یکتو نہ کلپ ایک تولہ ریلاں سونا ۲ تولہ۔ چوڑیاں ۱½ تولہ ہار ۲½ تولہ تیلر نقرئی ۸۰ تولے ہیں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:- احمدہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد عبدالمجید بھیٹی بانگیہ۔ گواہ شد:- علی محمد اشخاص وموصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۲۸۱:- منکہ عبدالمجید ولد حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم قوم ناگی پیشہ ٹھیکیدار عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۰۴ء ساکن لاہور نیلہ گنبد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک قطعہ اراضی معہ تعدادی ایک کنال واقعہ قادیان دارالبرکات شرقی جو کہ مبلغ ۔/۴۰۰ روپیہ میں مرزا گل محمد صاحب سے خرید کی تھی۔ میری ماہوار آمد ۔/۱۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد اور جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور بوقت وفات اگر میری کوئی جائیداد علاوہ مذکورہ بالا کے ثابت ہو۔ تو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- مستری عبدالمجید احمدی نیلہ گنبد انارکلی لاہور۔ گواہ شد:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے۔ دار الفضل قادیان

نمبر ۹۲۸۴:- منکہ عبدالخالق ولد میلا صاحب قوم قریشی پیشہ مدرسی عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن تلونڈی جھنگلاں حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۔/۴۲ روپے ہے۔ جس پر میرا گذارہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام قیمتی ۔/۲۰۰ روپیہ کا تلونڈی جھنگلاں میں ہے۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- عبدالخالق مولوی فاضل ٹیچر جامعہ احمدیہ چھاؤنی۔ گواہ شد:- ظفر الاسلام انسپکٹر بیت المال گواہ شد:- مرزا محمد حسین حیجی سیسیج

نمبر ۹۲۸۳:- منکہ عطر بی بی بیوہ چوہدری عبدالقیوم صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۸ء ساکن کالا گدھ ڈاکخانہ خاص ضلع شاہپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۲۶ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو گھماؤں اراضی میری ملکیت ہے۔ جو کہ موجودہ نرخ کے لحاظ سے ۔/۱۰۰۰ روپے کی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدن نہیں ہے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے پر اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

الامتہ۔ عطر بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبدالمومن خان۔ گواہ شد:- امتہ القیوم دختر موصیہ۔

نمبر ۹۲۷۰:- منکہ امیر بی بی بیوہ محمد میر صاحب قوم افغان عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس یکصد روپیہ بصورت نقد موجود ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یکمشت ادا کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو یہی وصیت اس پر حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ الامتہ امیر بی بی موصیہ گواہ شد:- غلام رسول افغان۔ گواہ شد عبداللہ افغان

نمبر ۹۲۷۲:- منکہ خورشید راحت بیگم زوجہ سید صوفی عبدالرحیم صاحب قوم پٹھان عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ صوفیاں لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک ہزار روپیہ حق مہر اور منزّہ خاوند ہے۔ اور زیورات طلائی ۱۲ تولے اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ خورشید راحت بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:- رحمت اللہ خاں لودھی احمدی محلہ قاضیاں۔ گواہ شد:- نواب خان ملک ریلوے ہسپتال لدھیانہ

نمبر ۹۱۱۷:- منکہ محمد حسین ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن موضع مانک مزرعہ ڈاکخانہ کھیڑی ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ۲ بیگھہ خام اراضی چاہی و بارانی ہے جس کی قیمت ۔/۲۰۰۰ ہے۔ ایک مکان قیمتی ۔/۵۰۰ روپیہ علاوہ ازیں میری ماہوار پنشن مبلغ ۔/۲۷ ہے۔ نیز ایک دوکان قیمتی ۔/۲۲۵ روپے ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد اور کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد حسین موصی بقلم خود۔ گواہ شد:- محمد سعید انسپکٹر بیت المال گواہ شد:- غوث محمد سیکرٹری مال

نمبر ۹۲۱۴:- منکہ غلام مولیٰ خادم ولد منشی ارشاد علی خادم صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت و زراعت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن کھرمیور ڈاکخانہ کھرا ضلع پٹرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد یہ ہے۔ چونکہ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد ہماری جائیداد اب تک تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ ہماری موروثی جائیداد کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) موضع کھرمیورہ میں ہمارے ایک رہائشی مکان خام ہے۔ جو ایک کانی زمین میں ہے۔ قیمت ۔/۱۰۰۰ (۲) اسی موضع میں ہمارے ایک تالاب ہے جو ۳½ کانی زمین میں ہے۔ قیمت ۔/۴۰۰۰۔ (۳) اسی موضع میں ہمارے ۱۰¾ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۔/۴۴۰۰ (۴) چیتنا بندہیں ۱۱½ کانی زرعی زمین ہے قیمت ۔/۳۵۰۰ (۵) موضع سنائی ہانی میں ۷½ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۔/۷۵۰ (۶) موضع امود آباد میں ۴ کانی زرعی زمین ہے قیمت ۔/۸۰۰ (۷) موضع کھالاجوڑ میں ۳ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۔/۱۵۰ (۸) گاٹھ باڑی میں ۱½ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۔/۴۵۰ (۹) بادریابند میں ½ ۵ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۔/۱۱۰۰

کل میزان ۴۰۰۰ روپیہ ہے۔

مذکورہ بالا جائیداد میں سے ۲ ماؤں کے حق مہر ۔/۱۰۰۰ اور ان کے زوجیت کے حصہ وضع کرنے کے بعد جو جائیداد رہتا ہے اس کے ⅕ حصہ کا مالک ہوں جس کی قیمت ۔/۲۲۰۰ ہوگی۔ علاوہ اس کے خود پیدا کردہ ½ ۲ کانی زرعی زمین ہے۔ جس کی قیمت ۔/۴۰۰ ہوگی۔ کل ۔/۲۶۰۰ روپے کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۔/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- غلام مولیٰ موصی بحروف انگریزی

گواہ شد:- سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:- عبدالمالک خادم موضع کھرمیور۔ بحروف انگریزی

نمبر ۹۲۷۴: منکہ رشیدہ بی بی زوجہ نذیر احمد صاحب قوم گل عمر ۲۱ سال بیدائشی احمدی ساکن الٹھوال ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۳۰۰/- روپے ساڑھے سات تولہ سونا۔ زیورات نقرئی ۲½ سیر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:- رشیدہ بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد:- احمد علی برادر حقیقی
گواہ شد:- علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا:-

نمبر ۹۲۷۵: منکہ میاں علم الدین ولد میاں اللہ دتہ صاحب قوم ججہ کیدار عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن راوے ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ صرف ششماہی آمدنی ہے۔ جو ۸۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- علم دین سیکرٹری مال جماعت راوے ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری اللہ دین۔ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

راحت رساں

ایک خاندانی طبیب کا خاص الخاص صدری نسخہ جو سالہا سال سے ہزاروں لوگوں کے زیر استعمال ہے یہ گولیاں اعضاء بلغم اور جملہ اعضائے رئیسہ کو بجد طاقت دیتی ہیں۔ خالص خون بکثرت پیدا کرتی ہیں قبض کشا ہیں انکے استعمال سے معدہ مضبوط ہو کر بھوک خوب لگتی ہے اعضا کیلئے اس سے زیادہ مفید چیز انکو مشکل سے ملیگی فالج اور لقوہ تک میں اسکے حیرت انگیز فوائد مشاہدہ کیا گیا ہے۔ قیمت چالیس گولی صرف دو روپے

ملنے کا پتہ:- سیف برادرس قادیان

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے

شہرۂ آفاق نسخہ

زوجام عشق

مشک تاتار درجہ اول۔ ایرانی زعفران درجہ اول۔ کشمیا کا تیل وغیرہ قیمتی اور خالص اجزا کا مرکب مقوی اور دیرپا طاقت دینے میں اپنا نظیر نہیں رکھتیں ایک روپیہ کی پانچ گولیاں۔

منیجر:- طبیہ عجائب گھر قادیان

ضرورت رشتہ

ضلع شیخوپورہ کے ایک معزز زمیندار کی نیچی لڑکی کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے لڑکی پرائمری تک تعلیمیافتہ اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے لڑکا تعلیمیافتہ برسر روزگار ہو اور جاٹ قوم سے ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

معرفت منیجر الفضل قادیان

مرہم عیسیٰ

یہ بزرگ نبی حضرت مسیح علیہ السلام کا معجزہ ہے جو پھوڑے پھنسی۔ گنج خارش۔ بواسیر۔ ناسور۔ کاربنکل۔ خنازیر۔ جلے ہوئے اور چھیلے۔ زخموں اور عورتوں کی خطرناک بیماریوں سرطان رحم قروح رحم، شقاق رحم وغیرہ کیلئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۸ متوسط ۱۲ کلاں للعہ علاوہ محصولڈاک قادیان سے منیجر دواخانہ مرہم عیسیٰ محلہ دارالعلوم طلب کریں

معجون عنبری

دماغی کمزوری کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کیجئے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی سیروں خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس سے ۱۰ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دیگی نہایت زور جہ مقوی باہ ہے فی شیشی چار روپے

پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی (رنج زبان) محمود نگر ۵ لکھنؤ

حب مروارید عنبری!

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنیکا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہیں مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۰-۰-۱
پیارے امام کی پیاری باتیں	۰-۰-۱
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰-۸-۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰-۴-۰
ملفوظات امام زمان	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰-۴-۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانیکی راہ	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات	۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے	۰-۴-۱
	۰-۰-۵

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔
۸-۲ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دیجائینگی

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ضرورت استاد

ایک لائق تجربہ کار استاد کی جو کم سے کم ایف۔ اے پاس ہو۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کیلئے ضرورت ہے۔ محنتی ہونا شرط ہے۔ بچوں کی تربیت بھی احمدیت کے طریق پر کر سکتا ہو۔ درخواستیں معہ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے مندرجہ ذیل پتہ پر جلد سے جلد آنا چاہئیں۔ علاوہ معقول تنخواہ کے کھانا اور قیام کیلئے جگہ دی جائیگی

ڈاکٹر محمد زبیر سینئر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کنگ ایڈورڈ ہفتم سنی ٹوریم ڈاکخانہ بھوانی سنی ٹوریم (ضلع نینی تال)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۴ مارچ۔ آج یہاں کانگرس۔ اکالی اور یونینسٹ پارٹی کی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ کے بعد کانگرس پارٹی کے لیڈر لالہ بھیم سین سچر نے بتایا کہ آج تیسرے پہر ملک خضر حیات خاں تینوں پارٹیوں کی طرف سے گورنر سے ملاقات کریں گے۔

سنگاپور ۴ مارچ۔ لاپتہ افراد کا کھوج لگانے کے لئے جو مجلس قائم ہے۔ آجکل نہایت سرگرمی سے اپنے کام میں مصروف ہے۔ وہ لوگ جن کے اعزہ اقرباء ۱۹۴۲ء سے لاپتہ ہیں وہ ان کے متعلق اس مجلس سے استفسارات کر سکتے ہیں۔

جبل پور ۴ مارچ۔ شہر میں بالکل امن ہے لوگ اپنے کام کاج میں مصروف ہو گئے ہیں آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ رائل سگنل کور کے جن سپاہیوں نے مظاہرات کئے تھے ان کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

احمد آباد ۴ مارچ "ہریجن" کی تازہ اشاعت میں گاندھی جی نے لکھا ہے۔ کہ کلکتہ۔ بمبئی اور کراچی میں جو متشددانہ مظاہرات کئے گئے ہیں ان سے حکومت نہیں مل سکتی۔ بلکہ ملک کی طاقت کمزور ہوتی ہے۔ اب تفرقہ اور انتشار کا موقعہ نہیں ہے۔ بلکہ اپنی طاقت کو مجتمع کرنیکا وقت ہے۔

چنگنگ ۴ مارچ۔ کل جنرل چیانگ کائی شیک نے ایک تقریر میں بتایا۔ کہ حکومت کی موجودہ مشینری کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

لاہور ۴ مارچ پنجاب میں تشکیل وزارت کے بارے میں ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا سردار بلدیو سنگھ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ کانگرس اس بات پر رضامند نہیں ہے۔ کہ ہماری تعداد کے مطابق ہمیں نشستیں دے۔ اور مسلم لیگ اس بات پر آمادہ نہیں ہے کہ پاکستان کے اصول کو ترک کرے۔ اور جب تک پاکستان کا کوئی حل نہ نکلے مسلم لیگ سے اتحاد نہیں ہو سکتا۔

نئی دہلی ۴ مارچ۔ وائسرائے ہند لارڈ ویول نے آج وار میموریل آرچ کے سامنے فتح کے جشن کے افتتاح کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا آج ہم نے اس عمارت کی بنیاد رکھ دی ہے۔ جس پر ملک کی شاندار عمارت کھڑی ہوگی۔ آؤ آج ہم یہ عہد کریں۔ کہ ہمارے جانباز سپاہیوں نے بے دریغ قربانیوں سے جس عزت و ناموس کو ہمارے لئے قائم کیا ہے۔ ہم اس کو ضائع نہ ہونے دیں گے۔ بلکہ اور چار چاند لگائیں گے۔

اوٹاوہ ۴ مارچ۔ ہندوستان کی غذائی وفد کے قائد سر راما سوامی مدلیار نے واشنگٹن روانہ ہونے سے قبل کینیڈا کے کسانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ حکومت کو اپنے ذخائر کی مقدار سے مطلع کریں۔ تاکہ یہ اندازہ کیا جا سکے۔ کہ کس قدر گندم ہندوستان لے سکتا ہے۔ ٹرانسپورٹ کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ بنگال کے قحط کے وقت کینیڈا سے ایک لاکھ ٹن گندم لے جانے کی حکومت نے اجازت دی تھی۔ لیکن جنگ کی وجہ سے ذرائع نقل و حمل کے حاصل نہ ہو سکنے کے سبب صرف دس ہزار ٹن گندم جا سکی۔ اب مطلوبہ مقدار فراہم ہونے کا انتظام ہو چکا ہے۔ لیکن نقل و حمل کی دقتیں ہیں۔ اگر اس وقت ایک لاکھ ٹن گندم ہندوستان پہونچائی جا سکے۔ تو پندرہ لاکھ جانیں بچ سکتی ہیں۔

بٹاویہ ۴ مارچ۔ پہلے یہ خبر آئی تھی۔ کہ انڈونیشی ری پبلک کے وزیر اعظم سلطان شہریار نے وزارت عظمےٰ کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اب خبر موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے دوبارہ وزارت بنائی ہے۔ اور سب وزراء نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

طہران ۴ مارچ۔ ایران سے غیر ملکی فوجوں کے نکلنے کی آخری تاریخ ۲ مارچ تھی لیکن ابھی تک روس نے صرف ایک علاقہ سے اپنی فوجوں کو نکلنے کا حکم دیا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کی فوجیں وعدہ کے مطابق ملک خالی کر چکی ہیں۔ روس کے اس رویہ پر برطانیہ اور امریکہ نے نہایت افسوس کا اظہار کیا ہے۔

نئی دہلی ۴ مارچ۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء سے جنوری ۱۹۴۶ء تک تین لاکھ سے زیادہ فوجیوں کو ملازمتوں سے سبکدوش کیا جا چکا ہے۔ ۲ مئی تک کل ۸ لاکھ افراد کو فارغ کیا جائیگا۔

لائلپور ۴ مارچ۔ دیسی کپاس ۲۰/-
امریکن کپاس ۲۲/-

دہلی ۴ مارچ۔ حکومت ہند نے پنڈت جواہر لال نہرو کو ملایا جانے کی اجازت دیدی ہے۔ اور سفر کی سہولتیں بھی مہیا کر دی ہیں۔ چند روز تک آپ بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو جائیں گے۔

دہلی ۴ مارچ۔ صدر کانگرس۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۶ مارچ کو دہلی بلایا ہے۔

نئی دہلی ۴ مارچ۔ لارڈ ویول وائسرائے ہند نے ایگزیکٹو ممبروں کو چٹھیاں بھیجی ہیں جن میں خواہش کی ہے۔ کہ وہ خود اور ان کے محکمے حتی الامکان خوراک کی مقدار کم استعمال کر کے دوسروں کے لئے بہتر نمونہ پیش کریں۔ باغات اور پھلواڑیوں میں کھانے پینے کی چیزوں کی کاشت کریں۔ وائسرائے نے اپنے محل کے گھاس کے میدان میں ہل چلا کر سبزیاں اگانے کا حکم دیدیا ہے۔

لنڈن ۴ مارچ۔ نائب وزیر ہند نے آج دارالعوام میں ہندوستان کی خوراک کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ برطانیہ ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ ہندوستان کو ضرورت کے مطابق اناج مل جائے۔ برطانوی فوڈ منسٹر اسی مقصد کے پیش نظر واشنگٹن جا رہے ہیں۔ تاکہ ہندوستان کے لئے اناج کی فراہمی کا اہتمام کر سکیں۔ امید ہے کہ اس میں بہت زیادہ کامیابی ہوگی۔

دہلی ۴ مارچ۔ حکومت ہند کی صحت اور ترقی کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کر دی ہے۔ جس میں ذکر کیا ہے۔ کہ سارا ملک کسانوں کی مساعی کا احسان مند ہے۔ مگر نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ ملک کو جب کبھی کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تو سب سے زیادہ کسان ہی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ان کے علاج معالجے کے انتظامات درست نہیں ہیں۔ اور بوجہ غربت وہ ادویات خرید نہیں سکتے حکومت کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئیے۔ اور ان کے مفت علاج کا انتظام کیا جائے۔

امرتسر ۴ مارچ۔ دیسی کپاس ۱۶/- مونگ پھلی ۱۳/۸/- روپے۔ توریہ ۱۶/- تل سفید ۲۵/- روپے گڑ ۱۴/۸/- روپے تا ۱۶/۸/- روپے۔

لاہور ۴ مارچ۔ سر فیروز خاں نون نے تشکیل وزارت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس اور اکالی پارٹی میں بنیادی فرق ہے۔ ان میں کبھی مستقل اور پائیدار مصالحت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کانگرس اور لیگ میں ابتدائی اختلاف ہے جو رفع نہیں ہو سکتا۔ اکالی پارٹی کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپوزیشن پارٹی بنانا چاہتی ہے۔ جہاں تک مسلم لیگ کی مخالفت کا تعلق ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اکالی اس معاملہ میں کانگرس کا ساتھ نہ دیں گے۔

لکھنؤ ۴ مارچ۔ لکھنؤ سے ۸۴ میل دور بگھاولی سٹیشن پر ڈیرہ دون ایکسپریس کا مال گاڑی سے تصادم ہو گیا۔ جس سے سخت جان و مال کا اتلاف ہوا ہے۔ ۳۳ آدمی مر گئے۔ اور ایک سو کے قریب زخمی ہوئے۔ ریلیف گاڑی حادثہ کے معاً بعد پہنچ گئی اور زخمیوں کو طبی امداد پہنچائی گئی۔ زخمی ہونے والوں میں سے ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی ہیں۔

اسکندریہ ۴ مارچ۔ عوام کے ایک گروہ نے کچھ برطانوی لوگوں پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے ان کی مزاحمت کی۔ اور گولی چلائی۔ جس سے متعدد ہلاک اور ایک سو کے قریب زخمی ہو گئے۔

سلہٹ ۴ مارچ۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان سے مسلمانوں اور ہندوؤں کو آزادی ملیگی اور یہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ملک کو تقسیم کیا جائے۔

دہلی ۴ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں آج بجٹ پر عام بحث شروع ہوئی۔ سرکاری نمائندوں کی تجاویز لکھی ہوئی تھیں۔ جو شامل مسل کر دی گئیں۔ غیر سرکاری ممبروں میں سے متعدد نے بحث میں حصہ لیا۔ بحث سے قبل مسٹر آئینگر نے تحریک التواء پیش کرنی چاہی۔ تاکہ کپڑے پر راشن کرنے اور ہندوستان سے کپڑا باہر بھیجنے پر بحث کی جا سکے۔ مگر صدر نے اس کی اجازت نہ دی۔ سر محمد یامین نے بحث کے دوران میں محکمہ ڈاک اور تار کے مظاہرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اب جبکہ محکمہ کو کافی آمدن ہو رہی ہے۔ کیوں ملازمین کی شکایات رفع نہیں کی جاتیں۔